

تھوڑی سی محبت... بس ایک لائک کی شکل میں [?]? میں آتا ہوں پانچ منٹ میں وہ یہ کہہ کے جاچکا تھا لیکن ہالے کو اسکے کلون کی خوشبو اب بھی محسوس ہو رہی تھی اپنے آس پاس بے حد قریب ہالے نے جلدی جلدی چائے کا پانی رکھا کہ سفیر چائے کا دیوانہ تھا اسے ہر گھنٹے یہ مشروب درکار تھا فریج سے آٹا نکال کے پیڑے بنانے لگی تھی اسکے بعد 3 انڈے لئے اور انکو پھینٹنے لگی تھی سفیر 20 منٹ بعد باہر آیا تھا وہ شاید نہا کے آیا تھا کیوں کے گیلے بال ماتھے پہ گرے پڑے تھے بالے نے تقریباً

سب کچھ بنا لیا تھا اب وہ کچن کی طرف آرہا تھا اسکے قدموں کی چاپ خاموشی میں ارتعاش پیدا کر رہی تھی (مہر سہی کہتی تھی اسکی چاپ دل روک دیتی ہے ہالے نے اعتراف کیا تھا)

واہ یار کزن تم تو بہت تیز ہو وہ ہشاش بشاش سا بولا تھا بس دیکھ لیں کتنی ٹیلنڈ ہوں میں

ہاں بھئی مان گیا میں ویسے سب لوگ اٹھے کیوں نہیں اب تک اپنے پر اٹھے کا نوالہ لیتے پوچھا تھا ایکچولی بابا آوٹ آف سٹی ہیں چچا 10 بجے اٹھتے ہیں ماما اس وقت اپنی تسبیح میں مصروف ہونگی مہر تلاوت کر رہی ہونگی اور حسن سو رہا ہے اسکی اجکل چھٹیاں چل رہی ہیں ہالے نے تفصیل سے بتایا تھا اور میں؟ انکو بھول گئی تم؟ وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ پوچھ رہا تھا

لائک مفت ہے، مگر خوشی بہت دیتا ہے [?]

اصل میں ہم دونوں کے مذاکرات کامیاب نہیں ہوئے تو ہماری صلح نہیں ہو سکی اسلئے ہم دونوں ایک دوسرے کی سرحدوں سے دور رہتے ہیں لہذا میں انکے معمولات کے بارے میں قطعی لا علم ہوں وہ اپنے ازلی شوخ لہجے میں بولتی سفیر کو ہسنے پہ مجبور کر گئی تھی

ہنتے ہوئے اسکی آنکھیں کافی چھوٹی ہو جاتی تھیں)

سفیر جب بھی آتا تھا اپنی امی اور بہالے کے درمیان اختلافات کو ختم کرنے کی پوری کوشیش کرتا لیکن نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات لیکن میرے حساب سے تو دشمن کی ہر چال پہ نظر ہونی چاہیے کب کیا کر جائے کیا پتا ارے چھوڑیں یہ بوڑھے دشمن ہمارا کیا بگاڑ لیں گے وہ ہاتھ جھاڑتے ہوئے بولی تھی

مجھے لگتا ہے دشمن کو کمزور نہیں سمجھنا چاہیے نہ ہی اس پر بوڑھا یا جو ان سمجھ کر ترس کھانا چاہیے اگر دشمن خاموش ہے تو اس خاموشی کو طوفان کا پیش خیمہ سمجھنا چاہئے ناں کے اسکی۔۔۔۔۔ اچھا بس بھئی آپ تو بات کو کہاں سے کہاں لے گئے وہ اسکی بات کاٹ کر ابوئی تھی میں تو سمجھا رہا تھا تمہیں

یہ بی بی نہیں سمجھنے کی میرا بچہ عقب سے آتی فروا بیگم کی آواز پہ دونوں نے پیچھے مڑ کے دیکھا تھا سفیر نے ماں کے قریب جا کے انکو سینے سے لگالیا تھا اور انکے بالوں پہ لب رکھ دئے تھے میری پیاری می وہ محبت سے بولا تھا لیکن امی کی طرف سے کوئی پیش قدمی نہ دیکھ اسکا شک

یقین میں بدل چکا تھا کہ وہ ناراض ہو چکی ہیں
 ماں باپ سے ملے نہیں اور کھڑے ہو گئے اس سے باتیں بگھار نے وہ خفگی
 سے بولی تھیں محی آپ سب سو رہے تھے اور ہالے باہر لان میں ہی تھی
 تو سلام کر لیا اور مجھے بھوک لگی تھی اسنے مجھے ناشتہ بھی بنا کے
 دیا وہ نرم سے لہجے میں بول رہا تھا

ہاں تو کیا ساری عمر سوتے رہتے سلام کر لیا تھا تو چلے جاتے اپنے کمرے
 میں لیکن نہیں ان بی بی کی پیشی بھی تو دینی تھی نا پتا نہیں کیا کھلا
 دیا میرے بچے کو انڈا تک تو ابالنا آتا نہیں ناشتہ کروائیگی

اس سے پہلے ہالے کچھ سخت سناتی سفیر کی التجاء یہ نظروں کو دیکھ کے
 خاموشی سے وہاں سے چلی گئی تھی دیکھا دیکھ لیا نا کیسے ایسے ہی
 ذلیل کرتی ہے مجھے یہ فروا نے دہائی دی تھی

اس پوسٹ کو لائک نہ کرنا ظلم سمجھا جائے گا [?]

ممی چلیں یار بابا کو اٹھاتے ہیں سفیر گویا بے بسی سے بولا تھا اور پھر
 انکو بازو کے حلقے میں لئے انکے کمرے کی جانب
 بڑھ گیا تھا ان دونوں کی صلح وہ نہیں کروا سکتا تھا آج اس نے یہ اعتراف
 کیا تھا

ہالے اور چچی کا چھتیس کا اکڑا تھا یہ بات پورا گھر جانتا تھا اسکو چچی
 کو تپا کے گویا سکون ملتا تھا لیکن وہ کبھی بد تمیزی نہیں کرتی تھی
 ہمیشہ میٹھی چھری بنی رہتی جب چچی غصے سے سرخ ہو جاتیں تب
 ہالے کے دل پہ جیسے ٹھنڈی پھوار سی پڑ جاتی لیکن اسے چچی سے

محبت بھی بہت زیادہ تھی ابھی پچھلے مہینے جب انکو نمونیا ہوا تھا تو ہالے تین دن تک ان کے کمرے میں سوئی تھی اور پوری پوری رات جاگ کے چچی کی خدمت کی تھی لیکن جوہنی انکی طبیعت بہتر ہوئی ہالے اور انکی جنگ دوبارہ شروع ہو چکی تھی یہ گولہ باری البتہ اس وقت تک ہوتی تھی جب

یوسف سلطان کمرے میں ہوتے یا کہیں باہر گئے ہوتے تھے انکے سامنے کسی کی مجال جو ہالے کو کچھ کہہ دے جتنا وہ ہالے سے خار کھاتی تھیں اتنی ہی محبت انکو مہر ماہ سے تھی وہ انکی آنکھوں کا تارہ تھی وہ اس سے اتنی محبت سے بات کرتیں اسکی پسند نہ پسند کا اتنا خیال کرتیں کہ ہالے کا دل بے ہوش ہونے کو چاہتا وہ شاپنگ کرنے جاتیں تو مہر کو ساتھ لے جاتیں پارلر جاتیں تو مہر انکا سایہ بنی رہتی حتہ کے اپنی کئی پارٹیز میں بھی وہ مہر کو ساتھ رکھتیں اور مہر بھی بغیر کسی چوں چراں کے انکا ہر حکم بجا لاتی شاید وہ اسی لئے فروا کی فیورٹ تھی

خاموش لوگ بھی لائک سے بہت کچھ کہہ جاتے ہیں [?]♥[?]

تھوڑی دیر بعد ہالے جب نیچے آئی تو دادا جان کی خوشی سے چور آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی وہ مسکراتے ہوئے سفیر سے کچھ کہہ رہے تھے بہالے کو دیکھ کے آنکھیں مزید چمک اٹھی تھیں ہالے نے آتے ہی انکے گال چومے تھے پھر دادا جان کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھے حسن کے بال بگاڑتے ہوئے اسکے کان کے پاس جھک کے بولی تھی

چھیلے ہوئے آلو کھسکو پرے در نہ اماں کو اس رات والی کبوتری کا نمبر دے
دوں گی حسن نے بے بسی سے اسکو دیکھا تھا اور پیر پٹختا اٹھ کے سفیر
کے ساتھ بیٹھ گیا تھا اب ہالے اطمینان سے دادا جان کے ساتھ والی کرسی
پر

بیٹھ گئی تھی اب حالات کچھ یوں تھے کہ دادا جان بیچ میں بیٹھے تھے
اور اپنے ساتھ والی دونوں کرسیوں پر ایک جانب سفیر اور دوسری جانب
ہالے کو بٹھا رکھا تھا

انکا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا جبکہ سامنے بیٹھے ہارون کا اب ضبط
کرنا مشکل ہو گیا تھا ہارون ایم فل کر رہا تھا ہالے اور اسکی یونی ایک ہی
تھی اسلیے وہ صبح ہالے کو پک کرتا اور شام میں گھر بھی چھوڑتا تھا
بیٹا ہارون اب سفیر آگیا ہے تو ہالے کو وہ پک اینڈ ڈراپ دے دیا کرے گا تم اب
زحمت نہ کرنا اچانک ہی دادا کا حکم آیا تھا فروا بیگم تو جل بہن گئی تھیں
لیکن کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھیں سو چپ رہیں

لیکن انکل میں کافرٹیبل ہوں مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے اور ہالے بھی میرے
ساتھ اپنی مرضی سے جاتی ہے کیوں ہالے؟ اس نے ہالے کو بیچ میں
گھسیٹ لیا تھا

جیسے دادا جان کی مرضی میں کیا کہوں اگر سفیر کو کوئی مسئلہ نہیں تو
ٹھیک ہے ہالے معصومیت کے سارے ریکارڈ
توڑتے ہوئے بولی تھی

نہیں مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں سفیر خوش دلی سے بولا تھا

اور کرو میرے ساتھ فراڈ وہ دل ہی دل میں بولی تھی) جبکہ ہارون تو اسکی اداکاری پر جل کے رہ گیا تھا

مہر ماہ سکون سے ناشتہ کر رہی تھی جب سفیر نے اسکو پکارا تھا مہر جوس دینا پلیز مہر نے خاموشی سے گلاس بھر کے اسکو تھمادیا تھا وہ اپ سیٹ لگ رہی تھی فروا چچی نے نوٹ کیا تھا لیکن فلحال خاموش تھیں

چلیں میں نکلتی ہوں اب سفیر چلیں ہالے اٹھ کھڑی ہوئی تھی ساتھ سفیر کو مخاطب کیا تھا ہارون بھی ساتھ ہی اٹھا تھا اور سفیر کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا

سفیر تم آج تو پہنچے ہو آرام کرو کل سے تم ڈراپ کر دینا ابھی تو میں آگیا ہوں ویسے بھی چلیں ساتھ آخری فقرہ ہالے سے کہا تھا

سفیر نے او کے کہہ کے سر ہلا دیا تھا ہالے بھی خاموشی سے اسکے ساتھ آگئی تھی ہارون نے گاڑی جو نہی روڈ

پہ ڈالی تو گویا پھٹ پڑا تھا ہالے یہ سب کیا تھا بتانا پسند کرو گی یہ سفیر کب آیا اور اب وہ تمہیں چھوڑنے جائے گا یہ نہیں ہو سکتا ہالے میں

ہونے نہیں دوں گا اور تم نے حامی کیسے بھر لی میں اب بھی حیران ہوں وہ دبا دبا ساغر آیا تھا ہالے نے خاموشی سے میوزک آن کر دیا تھا چاہے آواز

ہلکی ہو لیکن میوزک چلتا رہے

دادا جان کا حکم ہے میں بھلا کیا کہوں اسنے بڑے سکون سے جواب دیا تھا ہارون نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ بند کر دیا تھا

ہالے یار مجھ سے غلطی ہو گئی مانتا ہوں لیکن یہ سزا بہت زیادہ ہے سمجھو یار کیوں کسی کی بے بسی کا فائدہ اٹھا رہی ہو وہ جیسے رو دینے کو تھا پھر اچانک کچھ یاد آنے پہ گاڑی کو ایک سائیڈ پارک کر کے اپنا موبائل پینٹ کی پاکٹ سے نکال لیا ہالے خاموشی سے اسکی ساری کاروائی دیکھ رہی تھی

کیا میں نے تمہیں یہ دیکھا گیا ہے؟ اپنے ایک ویڈیو پلے کر کے موبائل کا رخ اسکی جانب کیا تھا ویڈیو میں وہی ڈاکٹر تھا اور ہارون اسکو کچھ پیسے دے رہا تھا لیکن ڈاکٹر لینے سے انکاری تھا اور پھر کچھ حیل و حجت کے بعد اسنے پیسے لے لئے تھے ایک اور عجیب بات اس ویڈیو میں ہالے کو دکھی تھی وہ یہ کہ ڈاکٹر کا ہونٹ ذرا پھٹا ہوا تھا اور آنکھ کے نیچے نیل تھا ویڈیو ختم ہو چکی تھی

اب بھی معاف نہیں کرو گی؟ دیکھو میں نے اسکو پیسے بھی ادا کر دیے سارے یار دوست ہوں تمہارا کچھ تو خیال کرو تم نے اسکو کس بات کی دھمکی دی تھی؟ اسکی بات کو خاطر میں لائے بغیر اپنے سوال کیا تھا

وہ ایکچولی ڈاکٹر نے دو شادیاں کر رکھی ہیں اور اسکی دونوں بیویوں کو یہ بات معلوم نہیں وہ بڑی ڈھیٹائی سے بتا رہا تھا وہ تو کل تک نہیں پتا تھا ناں اب تو آدھے کراچی کو پتا چل چکا ہو گا ہے ناں؟ ہالے اسکو شرمندہ کرنے کو بولی تھی ہاں کسی نیک فرشتے نے انکی دونوں بیویوں کو یہ بات بتادی کل شام وہ اب

بھی بہت سنجیدگی سے بتا رہا تھا (جیسے ہالے کو پتا ہی نہیں کے وہ فرشتہ کون ہو گا)

اور تمہیں کیسے پتا کے اسکی دو بیویاں ہیں سراسر تفشیشی انداز (افف یہ حج کی بیٹی) وہ در اصل اسکی دوسری بیوی میری دوست تھی ہارون مسکراہٹ دبا کے بولا تھا شرم کرو ہارون شاہد شرم وہ گویا عاجز آچکی تھی اب چلیں وہ اسکی بات کو نظر انداز کرتا بولا تھا ویٹ اسکی آنکھ اور ہونٹ پر زخم کیسا تھا؟ اچانک یاد آنے پر وہ بولی تھی

وہ اصل میں گر گئے ہونگے جلدی میں رہتے ہیں ناں اسکی بے تکی بات پہ ہالے کا قہقہہ بلند ہوا تھا اسکو ہنستے دیکھ وہ بھی ہنس دیا تھا اور پھر اگلے کئی منٹ وہ دونوں پاگلوں کی طرح ہنستے رہے تھے ہنس ہنس کے ہالے کی آنکھوں میں

پانی جمع ہونے لگا تھا پیٹ میں درد شروع ہو گیا تھا تب کہیں جا کے اسکی جنسی تھمی تھی

اللہ سمجھے تمہیں ہارون وہ با مشکل ہنستے ہنستے بول پائی تھی اسنے جو میرے ساتھ کیا اس کے مقابلے میں تو یہ کچھ بھی نہیں تھا کل شام سے کانٹوں پر لوٹ رہا ہوں میں وہ گاڑی دوبارہ سٹارٹ کرتا بولا تھا ہاں ہاں اتنے تم جنگجو کی نسل ہالے طنز کرنا نہیں بھولی تھی اچھا اب تو نہیں جاؤ گی نہ سفیر کے ساتھ؟

میں آتا ہوں پانچ منٹ میں وہ یہ کہہ کے جاچکا تھا لیکن ہالے کو اسکے کلون کی خوشبو اب بھی محسوس ہو رہی تھی اپنے آس پاس بیحد قریب

ہالے نے جلدی جلدی چائے کا پانی رکھا کہ سفیر چائے کا دیوانہ تھا اسے ہر گھنٹے یہ مشروب درکار تھا فریج سے آٹا نکال کے پیڑے بنانے لگی تھی اسکے بعد 3 انڈے لٹے اور انکو پھینٹنے لگی تھی سفیر 20 منٹ بعد باہر آیا تھا وہ شاید نہا کے آیا تھا کیوں کے گیلے بال ماتھے پہ گرے پڑے تھے بالے نے تقریباً سب کچھ بنا لیا تھا اب وہ کچن کی طرف آرہا تھا اسکے قدموں کی چاپ خاموشی میں ارتعاش پیدا کر رہی تھی (مہر سہی کہتی تھی اسکی چاپ دل روک دیتی ہے ہالے نے اعتراف کیا تھا)

واہ یار کزن تم تو بہت تیز ہو وہ ہشاش بشاش سا بولا تھا
بس دیکھ لیں کتنی ٹیلنٹڈ ہوں میں

ہاں بھئی مان گیا میں ویسے سب لوگ اٹھے کیوں نہیں اب تک اپنے پر اٹھے کا نوالہ لیتے پوچھا تھا ایکچولی بابا آوٹ آف سٹی ہیں چچا 10 بجے اٹھتے ہیں ماما اس وقت اپنی تسبیح میں مصروف ہونگی مہر تلاوت کر رہی ہونگی اور حسن سو رہا ہے اسکی آجکل چھٹیاں چل رہی ہیں ہالے نے تفصیل سے بتایا تھا اور میں؟ انکو بھول گئی تم؟ وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ پوچھ رہا تھا

دیکھی جائے گی وہ اسکو تپاتے ہوئے بولی تھی
تمہیں ترس نہیں آتا مجھ پہ؟ کبھی خود کو میری جگہ پر رکھو تو پتا چلے کے تمہاری باتیں کیسے میرے لئے زہر ثابت ہوتی ہیں اور ایسا ویسا زہر بھی نہیں سلو پوئزن ہاں یہی بلکل یہی کبھی کبھی مجھے ایسا لگتا ہے جیسے

میں کوئی پودا ہوں جسے تم بے دردی سے جڑ سے کھینچنے میں بھی ذرا سی بھی دقت نہیں محسوس کرتی ہالے میرے لئے تو یہ سوچنا بھی سوہان روح ہے کہ میں کبھی تم سے کچھ عرصے کے لئے بھی الگ رہوں گا اور تم اتنی بڑی بڑی باتیں کرتے ہوئے ذرا بھی نہیں سوچتی ہو کسی کے ساتھ اتنا کرو جتنا بعد میں خود برداشت کر سکو وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولتا کہیں سے بھی کچھ دیر قبل قہقہے لگانے والا ہارون شاہد نہیں لگ رہا تھا

بد دعا دے رہے ہو؟ ہالے نے دکھ سے پوچھا تھا

میں ایسا کر سکتا ہوں میں اپنے انگلی سے سینے پہ دستک دی تھی؟ ہالے یاد رکھنا اگر پوری دنیا بھی تمہیں چھوڑ دے تو میں تمہارے ساتھ کھڑا رہونگا پوری دنیا تمہیں اداس کر دے تو میں ہنساؤں گا پوری دنیا جب اگر تمہارے خلاف بولے گی تو ہارون شاہد تمہارے حق میں بولے گا پوری دنیا اگر تمہیں دھتکارے گی تو میں اپناؤں گا تم مجھے ہمیشہ اپنا ہم قدم پاؤں گی کیوں کہ تم ہالے "تم" دنیا ہو میری بد دعا بہت بڑی بات ہے میں تو تمہیں کانٹا بھی نہ چھنے دوں وہ بول رہا تھا اور ہالے سن رہی تھی

آئی ایم سوری ہارون میں مذاق کر رہی تھی میرا ارادہ تمہیں ہرٹ کرنے کا نہیں تھا وہ شرمندہ سی بولی تھی

کوئی بات نہیں وہ کہہ کر چپ ہو چکا تھا یونیورسٹی کے گیٹ پہ ہالے اتر گئی تھی ہارون نے اس سے کہہ دیا تھا کہ وہ آج یونی نہیں آئیگا لیکن اسکو پک کرنے آجائے گا ہالے خاموشی سے اندر چلی گئی تھی

اب بتاؤ میرا بچہ اداس کیوں ہے سب کے ناشتہ کرنے کے بعد فرو امبر کو اپنے کمرے میں لے آئی تھیں اور اب محبت سے اس سے سوال کر رہی تھیں

اپنے ایک بار بھی میری طرف نہیں دیکھا وہ افسردہ سی بولی تھی بیٹا وہ تھکا ہوا تھا ورنہ کیا پہلے اس نے کبھی ایسا کیا ہے تمہارے سوا بھلا کسی کو دیکھا ہے؟

ممانی جان یہ سب تو آپ کہتی ہیں ناں میں نے تو کبھی یہ سب نوٹ نہیں کیا وہ مجھ سے زیادہ توجہ ہالے کو دیتے ہیں صبح اسکو دیکھتے ہی جیسے بہت خوش ہو گئے تھے میں نے بالکنی سے دیکھا تھا

کیا تمہیں اپنی بہن سے خوف محسوس ہو رہا ہے؟ فروا نے چہتے ہوئے لہجے میں پوچھا تھا

ممانی جان آج تو آپ نے یہ بات کہہ دی اور میں نے سن لی دوبارہ اگر آپ نے میری بہن کا نام بھی لیا تو میں آپکا لحاظ نہیں کروں گی میں اپنی بہن پہ ایسے سو سفیر سلطان قربان کر سکتی ہوں اتنا حوصلہ ہے مجھ میں یہاں بات

آپ کے بیٹے کی ہو رہی ہے میری بہن کے ساتھ آپ کے جو بھی اختلافات ہیں لیکن میں اسکی بے عزتی برداشت نہیں کروں گی وہ دو ٹوک لہجے میں بولتی انکو بہت کچھ باور کرا گئی تھی

اوہ ہنی تم تو بر امان گئی میں نے تو ویسے ہی بات کی تھی سفیر بس تمہارا ہے وہ اسکے کندھوں پہ ہاتھ رکھتی لہجے میں شیرنی سموے بولی

تھیں

اپنے نرمی سے انکے ہاتھ اپنے کندھوں سے ہٹائے تھے سفیر میرا ہے یہ بات سفیر کو خود کہنی ہو گی آپ اب مجھ سے اس بارے میں تب بات کرینگے لیکن جب آپ سفیر سے بات کر چکی ہوں وہ اٹل لہجے میں بولی تھی لیکن بیٹا سفیر ابھی۔۔۔۔۔ انہوں نے کچھ کہنا چاہا تھا جب مہر نے انکی بات کاٹ دی تھی

30 سال کا ہو گیا ہے سفیر میچیور ہے بزنس سیٹل ہے اسکا کامیاب انسان ہے وہ دولت قیم پاور کیا ہے جو اس کے پاس نہیں ہے اب آپ یہ تو بالکل مت کہیے گا کہ وہ ابھی شادی یا پھر کسی کمٹمنٹ کے لئے تیار نہیں ہے وہ گویا انکو دارن کرتی کمرے سے جاچکی تھی پیچھے فروا بیگم اپنا سر پکڑ کے بیٹھ چکی تھیں یک دم انہوں نے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا تھا اب ان کا دماغ ایک نئے جال کا تانا بانا بن رہا تھا

دھوپ کی تمازت سے اسکار ننگ سنہری ہو رہا تھا وہ بار بار چہرے اور گردن پر آیا پسینہ صاف کرتی اسکی متلاشی نگاہیں ہارون کو ڈھونڈ رہی تھیں اچانک اسکی نظر سامنے سے آتے سفیر پر پڑی وہ متوازن چال چلتا ملکی سی مسکراہٹ لئے ہالے کو اپنی جانب آتا دکھائی دیا تھا دھوپ اور گرمی کا اثر اسکی موجودگی میں زائل ہو چکا تھا یہ دھوپ اب اسکو بہار کی شام لگ رہی تھی وہ اب اس کے قریب آچکا تھا سورج کی روشنی اب اسکی پشت سے ٹکراتی ہالے کے جسم پر پڑے بغیر مایوس لوٹ جاتی تھی وہ ہالے

اور سورج کی روشنی کے درمیان دیوار بن کے کھڑا تھا اب وہ اسکی چھاؤں میں تھی وہ سائبان تھا مضبوط سائبان کم از کم ہالے سلطان کو تو یہی لگا تھا

میں نے بتایا تھا ہارون کو کہ میں تمہیں پک کروں گا اور اسکو یہ بھی کہا تھا تمہیں نہ بتائے تمہیں انتظار کرنا پڑا ہو گا ناں؟ مجھے دیر ہو گئی شاید وہ معذرت خواہجے میں بول رہا تھا

کوئی بات نہیں اتنی بھی دیر نہیں ہوئی وہ خوش دلی سے بولی تھی اس کے لئے تو وہ ساری زندگی انتظار کر سکتی تھی بس ایک بار وہ کہہ کے تو دیکھے وہ دل ہی دل میں بولی تھی

چلو چلتے ہیں آج تمہیں کسی اچھی جگہ کھانا بھی کھلاؤں گا اپنے ہالے کو اپنے پلان سے آگاہ کیا تھا

ہالے خاموشی سے اس کے پیچھے چلنے لگی تھی گاڑی کے قریب پہنچ کے سفیر نے اسکے لئے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا اسکو بٹھانے کے بعد وہ گھوم کے آیا تھا اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تھی

اب بتاؤ کہاں کھانے چلیں؟ وہ پوچھنے لگا

ہالے نے پہلے میوزک آن کیا اپنی پسند کا ایک انگلش گانا لگایا اور پھر آرام سے سفیر کی طرف مڑی

نہیں آج نہیں اصل میں آج مدحت کی بارات ہے شام تک پہنچنا ہے مجھے آل ریڈی لیٹ ہوں میں وہ ایسا کریں آپ بھی چلیں میرے ساتھ وہاں کیا خیال ہے؟ ویسے آپکا الگ سے کارڈ بھی بھیجا تھا انہوں نے مدحت کا بھائی کل

بھی آپکا پوچھ رہا تھا
 اچھا او کے جیسا تم کہو وہ تو جیسے اشارے پہ بیٹھا تھا فوری مان گیا تھا
 واقعی چلیں گے آپ؟ وہ خوش ہوتے بولی تھی میں تمہیں منع کر سکتا ہوں
 ؟ وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا بولا تھا یہ تھیم ویڈنگ ہے آپ کو وائٹ اور
 بلیک میں سے ہی کچھ پہنا ہو گا اپنے بات بدل لی تھی

تم کیا پہنو گی؟ اسنے سوال کیا تھا
 میں آف وائٹ اور ریڈ لمینشن کا ڈریس پہن رہی ہوں لڑکیوں کی تھیم یہی ہے
 بالے نے جواب دیا تھا

ریڈ تم پہنو گی تو بیچاری دلہن کیا پہنے گی؟ یہ تو دلہن کا کلر ہے یار یہ
 زیادتی ہے وہ گویا افسوس کر رہا تھا

دلہن اور نج کلر پہنے گی آپکو نہیں پتا اس کے چونچلے اس نے یہ تھیم
 ویڈنگ کا شو شا بھی اس لی نے چھوڑا تھا تاکہ اس کے اسپیشل دن پر
 اسکے ڈریس کا کلر سب سے مختلف ہو آپ کو پتہ تو ہے ریڈ کلر دلہن کا ہے
 بلکہ سب کو ہی پتہ ہوتا ہے لیکن پھر بھی جب آپ کسی شادی میں جائیں
 گے نوٹ کیجیئے گا سات

یا آٹھ عورتوں نے ریڈ کلر ضرور پہنا ہو گا ایویں انکو شوق ہوتا ہے دلہن کی
 لائم لائٹ چرانے کا وہ اسکو ایسے بتا رہی تھی جیسے سفیر کوئی بچہ ہے
 تم نے بہت ریسرچ کر رکھی ہے سفیر نے مسکرا کر پوچھا تھا

ہاں ناں آپکو پتہ ہے میں اپنی شادی پہ یہ برائیڈل شاور یہ قوالی نائٹ
 ڈھولکی مایوں مہندی یہ سب ڈرامے بازی ہر گز نہیں کروں گی بس سادہ سا

نکاح ہو گا اور ولیمہ اور پتہ ہے۔۔۔۔۔ یہاں وہ رک گئی تھی اسکی زبان کو بریک لگا تھا اپنے خود کو کو ساتھ (کیا انہوں نے مجھ سے پوچھا یہ سب جو میں شروع ہو گئی اللہ اللہ کیا سوچ رہے ہونگے گھر پہنچتے ہی اپنی زبان کاٹ دوں گی نہ یہ ہو گی نہ میں بکواس کروں گی وہ دل ہی دل میں خود سے عہد کر رہی تھی) سفیر بھی بغیر کچھ بولے خاموشی سے ڈرائیو کرنے لگا تھا گھر پہنچ کے وہ جلدی جلدی نیچے اتر گئی تھی وہ جلد از جلد منظر سے غائب ہونا چاہتی تھی ہارون نے ان دونوں کو سامنے سے آتے دیکھ مٹھیاں بھینچ لی تھی وہ پلر کی اوٹ میں تھا وہ دونوں اسکو نہیں دیکھ سکتے تھے ہالے تیز تیز قدم اٹھاتی او پر جانے لگی تھی ابھی وہ سیڑھیوں پہ پہنچی ہی تھی کے سفیر کی آواز نے اس کے قدم جکڑ 20 تھے میں بھی بلکل یہی چاہتا ہوں جو تم چاہتی ہو لیکن ممی اس بات پر راضی نہیں ہوں گی آخر میں ان کا اکلوتا بیٹا ہوں مگر میں کوشش کروں گا کہ تمہاری خواہش پوری کر سکوں وہ اتنے آرام سے یہ بات کہہ گیا تھا جیسے کہ وہ ہالے کو کوئی جوڑا دلانے کی بات کر رہا ہو یا جیسے موسم کا حال سنارہا ہو وہ چلا گیا تھا مگر ہالے ابھی بھی بت بنی کھڑی تھی اسکے پیر ہلنے سے انکاری تھے اسکو لگ رہا تھا شاید وہ جم چکی ہے وہ سر تا پیر برف کا بت بن چکی ہے

یہی حال پلر کی اوٹ میں کھڑے ہارون شاہد کا بھی تھا لیکن اسکو یقین ساتھ کے اب ہالے سفیر کو کوئی کرارا سا جواب دیگی اور ہارون کے پانچ سال پہلے شروع ہونے والے سارے وسوسے ختم کر دیگی)

Did he just proposed me

(بارون شاہد کو لگا تھا کسی نے بیلچہ اٹھا کے اسکے منہ پر دے مارا ہو آج سے پہلے اسکو بالے کی آواز کبھی اتنی بری نہیں لگی تھی جتنی اسکی یہ بڑ بڑاٹ لگی تھی اسکو لگا تھا جیسے کوئی اسکے جسم سے قطرہ قطرہ خون نچوڑ رہا ہو اسکو اپنی سماعت پر یقین نہیں آرہا تھا وہ دھیرے دھیرے زمین پر بیٹھتا چلا گیا تھا)

وہ بڑبڑائی تھی وہ کونسی کیفیت تھی جو ہالے کو اس وقت اپنے حصار میں لئے ہوئے تھی خوشی، حیرت، حیا شاک وہ کیا کرے روئے نے حیران ہو یا شرمائے کیا وہ ہالے کے دل کا حال جانتا تھا ہالے سلطان کی دنیا سفیر سلطان ہے؟ کیا وہ یہ بات جانتا تھا یہ وہ یہ سب صرف اپنی طرف سے کہہ گیا ہے؟ اسے ہالے کی جذبات معلوم ہی نہیں کیا یہ آگ دونوں طرف تھی؟ کیا وہ بھی اسکو چاہتا تھا؟ اور اگر چاہتا تھا تو کیا اتنا آسان تھا محبت کو پالینا؟ وہ بات جو اپنے خود سے بھی نہیں کی تھی کیا وہ جان گیا تھا؟ کیا اسکی آنکھیں راز نہیں رکھ سکی تھیں؟ کیا سفیر کی آنکھوں میں دکھنے والا اپنا عکس و ہم نہیں تھا ان گنت سوچیں تھیں جو اس وقت اسکے ذہن میں آرہی تھیں اسکا دل کیا تھا وہ چیخ چیخ کے پوری دنیا کو بتانے کے سفیر سلطان بالے کا ہے وہ بتانے کے محبت کو مانگنا ضروری نہیں وہ بن مانگے بھی مل جاتی ہے وہ بتائے کے جتنی محبت وہ سفیر سے کرتی ہے وہ اس سے کہیں زیادہ کرتا ہے وہ سب کو بتا دے کے ہالے سلطان کو اس دنیا کی تمام نعمتیں مل

چکی ہیں چند منٹ پہلے کھڑے ہوتے وقت ہالے کے ہاتھ خالی تھے لیکن اب پوری دنیا پلٹ چکی تھی ہالے کے ہاتھ میں ساری کائنات تھی کچھ لمحات قبل وہ جن کیفیات میں تھی وہ ان گنت تھیں لیکن اب ان تمام کیفیات کو جھٹک چکی تھی اب ایک ہی کیفیت تھی " سرشاری "

(زمین پر اکڑوں بیٹھے ہارون شاہد بھی کئی کیفیات سے گزر رہا تھا شاک ، غم تکلیف اسکو اپنا دل پھٹتا محسوس ہو رہا تھا اسکا دل کر رہا تھا وہ ابھی جا کے اس سفیر سلطان کا گریبان پکڑے اور اس سے پوچھے کس نے اسکو حق دیا ہے کسی کے دل کو یوں مٹھی میں لینے کا وہ وہاں سے بھاگ جانا چاہتا تھا لیکن اسکے پیر ہلنے سے انکاری تھا ہارون شاہد کی دنیا لٹ چکی تھی اسکے پاس اب کھونے کو کچھ نہیں تھا اسکا دامن خالی تھا)

سفیر سلطان ہالے سلطان کا ہے اسے سرشاری ہی تو ہونا چاہیے تھا

یہ منظر ایک چوٹھے سے محلے کا تھا جہاں ایک دو منزلہ کا گھر کے باہر کئی لوگ کھڑے چلا رہے تھے ، نکالو انکو گھر سے باہر نکالو ارے نہ جانے کس کا بچہ اٹھا کے لے آئی ہے شریفوں کا محلہ ہے یہ ایسی ویسی عورتوں کی کوئی جگہ نہیں یہاں نہ جانے کس کا گند اخون اٹھا کے لے آئی ہے اور بیٹا بھی بنالیا ارے میں تو کہتی ہوں اس بچے کو ہی کہیں پھینک آؤ خس کم جہاں پاک بھانت بھانت کی بولیاں تھیں جو اس وقت اسکے کانوں میں پڑ رہی تھیں وہ اس وقت ایک نوزائیدہ بچے کو سلانے کی کوشش کر رہی تھی جب اپنے گھر کے باہر سے آتے شور نے اسکا سکون غارت کیا تھا

اپنے دوپٹہ اچھے سے اوڑھا بچے کو کاٹ سے اٹھایا اور دروازہ کھول کے باہر نکل گئی وہ ایک اونچے لمبے قد سیاہ آنکھوں اور خوبصورت چہرے والی عورت تھی

ہاں بھائی اب بتاؤ کس کس کو کیا کیا تکلیف ہے؟ زیادہ وقت نہیں ہے میرے پاس بچہ رو رہا ہے میرا وہ جیسے کوفت سے بولی تھی

ارے کو نسا بچہ کہاں کا بچہ تمہارا تو شوہر مر چکا ہے اور تم تو بانجھ ہو یہ بچہ کہاں سے اٹھا کے لے آئی اور کس کا خون

ہے یہ ایک موٹی سی عورت گلہ پہاڑ کے چلائی تھی اچھا بس یہی مسئلہ ہے یا کوئی اور تکلیف بھی ہے کسی

کو وہ عورت اب پر سکون تھی

اب کی بار ایک آدمی کی آواز اسکے کانوں میں پڑی تھی

ارے نہ خاندان کا کوئی اتا پتا ہے نہ یہ پتا ہے کہ یہ بچہ حلالی ہے بھی کہ نہیں ایسے کیسے ہم اس کو اس محلے میں رہنے دیں؟

بس یا کچھ اور بھی پوچھنا ہے؟ اس عورت نے مجمع کی جانب نظر دوڑاتے ہوئے سوال کیا تھا

پہلی بات میرا شوہر جنے یا مرے تم لوگوں کا اس سے کوئی واسطہ نہیں

دوسرا یہ بچہ میں جہاں سے بھی لاؤں تم لوگوں کو بتانے کی پابند نہیں ہوں

یہ کس کا خون ہے اس بات کی بھی کوئی اہمیت نہیں ہے اور جسکو اس

بچے کا خاندان جاننا ہے وہ یہ جان لے کہ یہ میرا بیٹا ہے نفیسہ حیات کا

بیٹا "عمر حیات" آج سے اسکا یہی خاندان ہے

اسکی یہی پہچان ہے اور ایک اور بات یہ محلہ تمہارے باپ کا نہیں جو مجھے یہاں سے نکال سکو یہ گھر میرے باپ کا ہے میرا جو دل کریگا اس میں وہ کروں گی جسکو رکھنا ہو گا اسکو رکھوں گی آج کے بعد اگر کسی نے میرے بیٹے کی

طرف انگلی بھی اٹھائی میں ہاتھ کاٹ دوں گی اسکا چلو اب سب دفع ہوتے نظر آؤ مجھے میرے بچے کی نیند خراب کر دی وہ بیحد پر سکون لہجے میں بولتی واپس جانے کو مڑی تھیں نفیسہ ہم پولیس کو بلا لینگے ایک آدمی نے دھمکی دی تھی

آہستہ بولو میرا بیٹا ابھی بہت چھوٹا ہے اور رہی بات پولیس کی تو شاید تم بھول رہے ہو کہ میں کوئی عام عورت نہیں ہوں میں " میں بیرسٹر نفیسہ حیات ہوں " وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتی بولی تھی

اور قانون کو تم سب سے بہتر جانتی ہوں بلاؤ پولیس کو تم سب جو جو یہاں کھڑے ہو اس وقت ایک ایک پہ اتنے اتنے کیس کروں گی تمہاری نسلیں بھی پیشیاں بھگتیں گی میرا دیور اس وقت پولیس میں ایس پی ہے اس حساب سے پولیس میں میرے اتنے جاننے والے ہیں جتنے اس محلے میں لوگ ہیں ایک اور بات اگر پولیس آئی تو مجھے ساتھ لے جائے یا نہیں ادھا محلہ ضرور جیل جائے گا

یہ عورت منہ سے الفاظ نہیں لوگوں کو اوقات نکالتی تھی شاید ہی کبھی تم لوگوں نے ایسی رعب دار ایسی معتبر عورت دیکھی ے
حیدر صاحب اپنے جو گلی کے نکر پہ دکان کھولی ہے ناوہ قبضے کی زمین ہے

اس بات کا ثبوت ہے میرے پاس ہے آپکو تو غیر قانونی طور پر قبضے کے
کیس میں ڈالوں گی

اور نجمہ بیگم وہ اب اس موٹی عورت کی طرف اشارہ کر کے بولی تھی
تم نے جو اپنے بیٹے کی موت کے بعد اپنی بہو کے اوپر تیزاب پھینک کے
اسکو مارنے کی کوشیش کی تھی اسکے لئے تمہاری بہو کو 2 منٹ میں
تھانے لے جا کے تم پہ اقدام قتل کرواوں گی

اور عشرت بیگم تمہارے بیٹے پہ جو ریپ کیس ہے ناں اسکو دوبارہ شروع
کروانا میرے لئے کوئی مشکل بات نہیں وہ جیسے سوچ کے ہی محضوز ہو
رہی تھی

کسی اور کو کوئی تکلیف ہے یا جاؤں میں وہ جیسے بہت جلدی میں تھی
مجمع کو تو گو یا سانپ سونگھ گیا تھا تبھی ایک لڑکا آگے آیا جو کے حیدر
صاحب کا بیٹا تھا

ارے نہیں نہیں وکیل میڈم یہ تو بہت بھلائی کا کام ہے ہم سب کو غلط فہمی
ہو گئی تھی بس آپ تو ماشاء اللہ بہت نیک کام کر رہی ہیں کسی بے سہارا
کو سہارا دے رہی ہیں اللہ آپکو اجر دیگا اور آپکے بیٹے کو لمبی عمر دے رہی
بات خاندان کی تو ظاہر ہے آپ لے کے آئی ہیں تو کسی اچھے خاندان کا ہی
ہو گا یہ بچہ آپ جا کے آرام کریں میں ان

سب کو دیکھ لوں گا وہ لڑکا چاپ لوسی کی حدوں کو پار کرتا ہوا بولا تھا
نفیسہ حیات نے ایک ملامت بھری نظر سب لوگوں پہ ڈالی اور گیٹ کھول
کے اندر چلی گئی

مجتمع آہستہ آہستہ چھٹنے لگا تھا نفیسہ حیات کا جھوٹا اعمال نامہ لے کے
 آنے والے اپنا اصلی چہرہ چھپاتے پھر رہے تھے
 ہالے جب اوپر آئی تو مہر ماہ اسکا رات کے فنکشن کا جوڑا استری کر رہی
 تھی اسنے بلند آواز میں سلام کیا تھا لیکن
 جواب نہیں ملا ہالے کو دیکھ کے آج وہ مسکرائی بھی نہیں تھی لیکن ہالے
 نے غور نہیں کیا وہ کسی الگ ہی جہاں
 میں پانچ ہوئی تھی وہ گاتی ہوئی فریش ہونے جارہی تھی جب اپنے عقب
 سے آتی مہر ماہ کی آواز پہ ٹھٹھکی تھی
 مدحت کی مایوں کی رات تم کہاں تھیں ؟
 اف انکو کیسے پتا چلا ہالے کو کوفت ہوئی تھی)
 جھوٹ بولنا فضول تھا کیوں کے وہ جانتی تھی مہر سوال تب کرتی ہے جب
 وہ سب جانتی ہو
 آپ جانتی تو ہیں اسنے بات گھمائی تھی
 (ذرا دیکھوں تو انکو کیا پتا ہے)
 ہالے بکو مت سچ سچ بتاؤ وہ غصے میں تھی ایک دوست کا ایکسیڈنٹ
 ہو گیا تھا وہیں گئی تھی
 لفظوں کی یہ ہیر پھیر اسکی زندگی میں کونسا طوفان لائے گی وہ ابھی اس
 بات سے بے خبر تھی)
 کونسا دوست ؟ اپنے چہتے ہوئے لہجے میں پوچھا تھا
 ہے ایک آپ نہیں جانتیں اپنے تھوک نگلا تھا آپ نہیں جانتیں انسٹا گرام

پر دوستی ہوئی تھی ہماری

واہ ہالے سلطان واہ اب سلطان فیملی کی لڑکیاں انسٹا گرام کے دوستوں کے لئے رات کو تین بجے سڑکوں پر آوارہ گردی کریں گی تف ہے تم پہ ہالے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا لئے تھا گو یا کسی نادیدہ ہستی کو شاباش دی ہو آپی پلیز میں کوئی آوارہ گردی نہیں کر رہی تھی اسکو چوٹ لگی تھی میں بس اسکو دیکھنے ہسپتال گئی تھی اور کچھ نہیں آپ میرا یقین کریں ہالے روہانسی ہو گئی تھی وہ جھوٹ نہیں بولنا چاہتی تھی لیکن سچ بول کے قیامت بھی نہیں لانا چاہتی تھی وہ جانتی تھی اگر اپنے سچ بتایا تو مہر ماہ طوفان کھڑا کر دے گی لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی ایک ذرا سا جھوٹ کون سی آندھی لے کے آئے گا

ہالے جو بھی ہو یہ غلط تھا بہت غلط شہر کے حالات کا نہیں پتہ تمہیں جو تم اکیلی نکل پڑی تھیں؟ کیا ہوتا اگر وہ لڑکا مر جاتا اسکو کچھ ہو جاتا یا اگر وہاں پولیس آجاتی میرے خدایا مجھے تو سوچ سوچ کے ہول اٹھ رہے ہیں مہر کا بس نہیں چلتا تھا کے ہالے کو کھینچ کے کے دو تھپڑ دے مارے آپی میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں آئندہ ایسا کچھ نہیں ہو گا میں کبھی ایسی کوئی غلطی نہیں کرونگی بلکہ میں اس لڑکے سے دوستی بھی ختم کر دوں گی بس اب آپ یہ بات یہاں ختم کر دیں پلیز ہالے نے گو یا منت کی تھی کونے ہسپتال میں ہے وہ؟ مہر نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں پوچھا تھا جناح ہسپتال ہالے مدہم آواز میں بولی تھی

اس لڑکے سے دوستی ختم کرو اور آئندہ ہم اس بارے میں بات نہیں کریں گے

اگلے ایک مہینے تک تم کہیں بھی اکیلی نہیں جاؤ گی میں ساتھ جاؤں گی
اپنے فیصلہ سنایا تھا
خاموش قاری زیادہ ہو گئے ہیں، فالو کر کے اپنی موجودگی تو ثابت کرو؟
پڑھنا آسان ہے، سپورٹ مشکل لگتی ہے؟
بخت سمجھ آ گیا، مگر فالو کا بٹن نظر نہیں آیا؟